امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کے ترجمہ قرآن کی مناسبت سے اشاعت خاص

انوارِ کنزالایمان

مرتبین

ڈاکٹر امجد رضا امجد انڈیا

ملک محبوب الرسول قادری پاکستان

انٹرنیشنل غوثیہ فورم 198/4

0321,0300 9429027 E-mail:mahmoobqadri787@gmail.com

برائے ایصالِ ثواب

حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ (مدفون: لاہور)

حضرت قائد اہل سنت شیخ الاسلام مولانا الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ (مدفون: کراچی)

غازی اسلام جانثار پاکستان ملک عبد الرسول قادری رحمۃ اللہ علیہ (مدفون: جوہر آباد)

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ

کے ترجمۂ قرآن کی مناسبت سے

اشاعتِ خاص

انوارِ کنز الایمان

ڈاکٹر امجد رضا امجد (انڈیا)

ملک محبوب الرسول قادری (پاکستان)

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

انوار رضا لائبریری 198/4 جوہر آباد (41200) پنجاب، پاکستان

0092-300/321-9429027

mahboobqadri787@gmail.com

قبل العشاء ۱۳۳۰ھ"

گویا یہ بھی پانچ ایام میں مکمل ہوا،

سورۂ انعام کے اختتام کی تاریخ ہے "۱۶ر رجب" گویا مائدہ اور انعام دونوں سورتیں صرف ۶ یوم میں ترجمے سے گزرے جب کہ ان کے کل صفحات ۲۴ ہیں،

سورۂ اعراف کے اختتام پر "۲۰ر رجب" کی تاریخ درج ہے، سورۂ یونس کے اختتام پر ۲۵ر رجب کی تاریخ درج ہے سورۂ ابراہیم پارہ ۱۳ کے اختتام پر ۸ شعبان درج ہے سورۂ حجر پارہ ۱۴ کے اختتام پر ۹ شعبان ہے۔ سورۂ نحل پارہ ۱۴ پر۔ ۱۶ر شعبان ہے۔

اندازہ ہے کہ جمادی الآخرہ کی کسی تاریخ کو ترجمہ شروع ہوا اور ۱۶ر شعبان تک ڈھائی مہینے میں مکمل ۱۴ پارے ہو گئے،

سورۂ اسراء (یعنی بنی اسرائیل) پر ۱۹ر شعبان درج ہے۔

سورۂ کہف کے اختتام پر کوئی تاریخ نہیں البتہ تین رکوع قبل ختم ہونے کے ۲۱ر شعبان درج ہے، اس کے بعد سورۂ مریم مکمل نہیں ہے اور چالیس صفحات غائب ہیں،

پھر سورۂ نحل پارہ ۲۰ کے اختتام سے ایک رکوع قبل "شب ۲ر جمادی الاول ۳۰ھ تک ۹ مہینے کام بند رہا کسی اہم ضرورت یا علالت کے پیش نظر، پھر ۹ ماہ بعد ۲ر جمادی الآخرہ" کے قریب شروع ہوا، یا جمادی الاولیٰ کے اواخر میں۔

سورۂ سبا پارہ ۲۲ کے اختتام پر "شب ۷ر جمادی الآخرہ" درج ہے۔

سورۂ یٰسین شریف کے اختتام پر ۸ر جمادی الآخرہ کی تاریخ درج ہے گویا سورۂ فاطر و یٰسین کے ترجمے جو ساڑھے پانچ صفحات پر مشتمل ہیں ایک دن میں تحریر کیے گئے۔

سورۂ صافات پارہ ۲۳ کے اختتام پر شب ۹ جمادی الآخرہ، درج ہے۔

سورۂ حدید پارہ ۲۷ کے آخر میں "شب ۲۰ر جمادی الآخرہ" درج ہے۔

سورۂ حشر پارہ ۲۸ر کے آخر میں "شب ۲۱ر جمادی الآخرہ" درج ہے۔

سورۂ تحریم پارہ ۲۸ کا اختتامیہ "شب ۲۲ر جمادی الآخرہ ہے۔

سورۂ قلم پارہ ۲۹ر کا آخر یوں ہے۔ "شب ۲۳ر جمادی الآخرہ"

سورۂ جن پارہ ۲۹ر کے آخر میں ہے۔ "شب ۲۴ر جمادی الآخرہ" ۳ صفحات۔

سورۂ دہر پارہ ۲۹ر کے آخر میں تاریخ ہے۔ "شب ۲۵ر جمادی الآخرہ، ۴ صفحات۔

سورۂ تطفیف پارہ ۳۰ کی تاریخ اختتام شب ۲۶ر جمادی الآخرہ، ۵ صفحات۔

سورۂ والتین کے آخر میں ہے۔ شب ۲۷ر جمادی الآخرہ" ۴ صفحات۔

مسودے کے صفحات ۳۲۵ ہیں آخری صفحہ پر حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا دستخط اس طرح ہے۔

شب ۲۸ر جمادی الآخرہ ۱۳۳۱ھ

کاتب، فقیر بارگاہ رضوی، ابو العلا امجد علی اعظمی عفی عنہ

بہت سی سورتوں کے اختتام پر تاریخ درج نہیں، بلکہ بعض سورتوں کے درمیان میں بھی اور بعض درج ہیں۔

ابتدا اور انتہا کی تاریخوں سے اندازہ لگتا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان کی تحریر کا آغاز جمادی الآخرہ ۱۳۳۰ھ میں ہوا اور اختتام ۲۸ر جمادی الآخرہ ۱۳۳۱ھ ہیں، لیکن کام مسلسل نہیں ہوا ہے۔ بعض اوراق مسودے کے درمیان سے غائب بھی ہیں جن کی تاریخیں معلوم کرنا مشکل ہے، البتہ اس بات کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ یہ نادر و نایاب اور مہتم بالشان ترجمہ قرآن موسوم بہ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن سال کے چند مہینوں میں مکمل ہوا، پورے ایک سال بھی صرف نہ ہوئے، اور وہ بھی رات میں عشاء کے بعد سوائے چند ان ایام کے جن کی صراحت ہے کہ ان میں قبل عشا کام ہوا، اندازہ ہے کہ کام چار پانچ مہینوں میں انجام کو پہنچا غالباً اتنی قلیل مدت میں قرآن کا ایسا عظیم الشان ترجمہ بھی اعلیٰ حضرت کی خصوصیات سے ہے۔

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا یہ مسودہ اصل وہی مسودہ معلوم ہوتا ہے جسے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے املا کرایا، کیوں کہ متعدد مقامات پر خاص سطر ہی میں ایک ترجمہ لکھا ہوا ہے پھر اس کو قلم زد کر کے آگے دوسرا ترجمہ ہے، گویا ایک ترجمہ لکھوا کر اس پر غور فرماتے اور ضرورت محسوس ہوتی تو قلم زد کر کے دوسرا لکھواتے پھر آگے کی آیات کا ترجمہ ہوتا۔ ہاں بعض مقامات وہ بھی ہیں جن کو قلم زد کر کے دو سطروں کے درمیان کی جگہ یا حاشیہ پر (ˆ) کا نشان لگا کر دوسرا ترجمہ مرقوم ہے۔ لیکن ایسے مقامات نسبۃً کم ہیں، غالباً یہ نظر ثانی کے وقت ہوا ہوگا۔

بعض آیات کے ترجمے دو دو ہیں، میں نے ایسے مکرر تراجم کو رضوی کتاب گھر بھیونڈی سے شائع ہونے والے نسخہ کنز الایمان کے حاشیہ پر مکرر لکھ کر حاشیہ میں شامل کر دیا ہے۔ جب کہ سابقہ مطبوعہ نسخوں میں صرف ایک جگہ مکرر ترجمہ توسین میں اصل ترجمہ کے ساتھ ہی درج ہے اور وہ آیت الحق من ربک (بقرہ ۱۴۷)

اس مسودے میں درمیان سطور جگہ جگہ موٹے قلم سے صفحات لگے ہوئے ہیں، جیسے پہلے کے کاتب درمیان کتابت جب کتاب کا صفحہ پورا ہوتا تو مسودے میں اسی جگہ سطروں کے بیچ صفحہ ڈال دیا کرتے تھے اب یہ رواج کم ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسی خاص نسخہ سے اولین مرتبہ کتابت و طباعت کا بھی کام لیا گیا ہے، کاتب نے سورۂ اخلاص پر ۶۰۹ صفحہ لگایا ہے جب کہ تین سورتیں اس کے

سوائے ترجمۂ قرآن کے اور کوئی تصنیف نہیں۔ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی، افسانہ نگار۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی، دیوبندی عالم دین۔ مولوی مرزا وحید الزمان، اہلِ حدیث۔ مولوی اشرف علی تھانوی، معروف دیوبندی عالم مگر شانِ رسول میں گستاخ۔ ابوالکلام آزاد، صحافی۔ مولوی مودودی، صحافی و سیاستدان۔ مولوی عبداللہ، چکڑالوی، اہلِ قرآن۔ غلام احمد پرویز، فرقۂ پرویز کا بانی۔ [تفصیل کے لیے احقر کا Ph.D تھیسس بعنوان کنزالایمان اور معروف تراجمِ قرآن کا مطالعہ ضرور کریں] فیصلہ قاری خود کر سکتا ہے کہ کون سا ترجمِ قرآن مستند ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں ایک صدی کے اندر کثیر تعداد میں نئے نئے فرقے سامنے آئے اور ہر فرقے کا اپنا ترجمۂ قرآن ہے جو اس فرقے کے نظریات کی تائید کرتا ہے مگر عام قاری کیونکہ عربی زبان سے نابلد ہوتا ہے اس لیے وہ ہر فرقے کے ترجمے کو ترجمۂ قرآن ہی سمجھتا ہے اور اس دھوکے میں آ کر اس کو ہی اپنا عقیدہ بنا لیتا ہے۔

امام احمد رضا کے احباب نے آپ سے گزارش کی کہ ملتِ اسلامیہ غیر مستند اردو تراجمِ قرآن کے باعث فرقہ بندیوں کا شکار ہو رہی ہے اور روزانہ نئے فرقے اور عقائد سے دوچار ہو رہی ہے، اس لیے آپ ایک مستند ترجمۂ قرآن لکھیں تاکہ ملتِ اسلامیہ کو راہِ نجات ملے۔ چنانچہ امام احمد رضا خان جو پہلے ہی پورے دن میں ۲۲ گھنٹے مسلسل دین کی خدمت میں قلم کے ذریعہ مصروفِ عمل تھے، اس ذمہ داری کو بھی قبول کیا اور مغرب و عشاء کے درمیان (جو آپ کا آرام اور وظائف پڑھنے کا وقت تھا) مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی کو کہا کہ آپ میرے پاس آ جایا کریں۔ جیسے جیسے وقت ملے گا، احقر ترجمہ املا کروا دے گا۔ حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے حکم کے مطابق ان اوقات میں ان کے پاس بیٹھنا شروع کر دیا۔

امام احمد رضا نے قرآن مجید کا ترجمہ املا کروانا شروع کیا۔ اس دوران کوئی تیسرا آدمی نہ ہوتا۔ مولانا امجد علی آیت تلاوت کرتے جاتے اور امام احمد رضا فی البدیہہ ترجمہ لکھواتے جاتے اور دورانِ ترجمہ کسی آیت کے لیے بھی نہ لغت کی ضرورت پیش آئی نہ کسی تفسیر کو دیکھا نہ کسی اور ترجمۂ قرآن کو سامنے رکھا۔ ایک ایک گھنٹے میں ایک، آدھ پارے کا ترجمہ لکھوا دیا اور کبھی کسی لفظ یا جملے کو دوبارہ لکھوانے کی ضرورت پیش نہیں کی۔ مولانا امجد علی بعض دفعہ مطمئن نہ ہوتے مگر جب وہ تفسیر یا لغت دیکھتے، ان کو وہی ترجمانی نظر آتی جو امام احمد رضا نے ترجمہ میں کی تھی۔ (ھذا من فضلِ ربی)

امام احمد رضا کے ترجمۂ قرآن کے مخطوطے سے اس بات کی واضح نشاندہی ہوتی ہے کہ ترجمہ تقریباً سال، ڈیڑھ سال کے اندر ۲۸ جمادی الآخر ۱۳۳۰ھ کو مکمل ہوا جو جلد ہی مراد آباد کے

پاکستان سے شائع ہوا۔ اول صرف ترجمہ شائع ہوا تھا اور بعد میں مولانا نعیم الدین مراد آبادی کے حاشیے کے ساتھ شائع ہونا شروع ہوا جو آج تک شائع ہو رہا ہے۔

احقر نے پاک و ہند کے اکثر علماء سے رابطہ کر کے اس اول ترجمۂ قرآن جو بغیر حاشیہ کے شائع ہوا تھا، حاصل کرنے کی کوشش کی مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ البتہ قدیم ترین ترجمہ جو حاشیہ خزائن العرفان کے نام سے مراد آباد سے شائع ہوا، وہ احقر کے پاس موجود ہے۔

امام احمد رضا کے ترجمۂ قرآن کو جلد ہی ایک مستند ترجمۂ قرآن کی حیثیت حاصل ہو گئی جس کا ثبوت اس کی لاتعداد اشاعت ہے۔ برصغیر پاک و ہند کا کوئی مکتبہ ایسا نہ ہوگا جہاں یہ ترجمۂ قرآن موجود نہ ہو۔ ابھی چونکہ عوام اہلِ سنت کی تعداد دیگر فرقوں کی مجموعہ تعداد سے بھی زیادہ ہے، اس لیے عوام الناس کی کثیر تعداد اس ترجمے کو برابر خرید رہی ہے اس لیے اس کی مقبولیت برقرار ہے۔

احقر کے خیال میں کنزالایمان کی فروخت نے دیگر فرقے کے ترجمے شائع کرنے والوں کے کاروبار کو جب بالکل ٹھپ کر دیا تو انہوں نے اپنے کاروبار کو سنبھالنے کے لیے دیگر فرقوں کے علمائے کرام سے مل کر ایک سازش تیار کی کہ کسی طرح کنزالایمان پر پابندی لگائی جائے تاکہ ہمارے ترجمے بھی لوگ خریدیں اور پڑھیں۔ چنانچہ غیر اہلِ سنت کے علماء جمع ہوئے۔ انہوں نے غور و فکر کیا اور پابندی لگوانے کی وہاں سفارش کی جہاں کی زبان اردو نہیں، عربی ہے مگر وہ اپنی سازش میں کامیاب ہو گئے۔ ان علماء کی سفارش پر ۱۹۸۲ء میں سعودی عرب، کویت اور امارات پر اردو زبان کے ترجمۂ قرآن کنزالایمان پر پابندی لگا دی۔ ساتھ ہی ساتھ ایک سازش یہ بھی کی گئی کہ کنزالایمان کی مقبولیت کو کم کرنے کے لیے اور لوگوں کو اس سے دور کرنے کے لیے سعودی حکومت کو سفارش کی گئی کہ حج کے موقع پر اردو زبان والے حجاج کو مولوی محمود الحسن دیوبندی کا ترجمۂ قرآن تحفتاً دیا جائے تاکہ ہر سال برصغیر پاک و ہند کے اردو بولنے والے مسلمان اس ترجمہ کو پڑھ کر اپنے عقائد کنزالایمان سے ہٹا کر اس نئے ترجمے کے مطابق کر لیں۔ چنانچہ ۱۹۸۲ء سے یہ عمل آج تک جاری ہے اور ہر سال لاکھوں کی تعداد میں مولوی محمود الحسن کا ترجمۂ قرآن نہایت خوب صورت آرائش کے ساتھ چھپا ہوا اردو [illegible] کو حج سے واپسی پر زم زم کے ساتھ ساتھ تحفتاً پیش کیا جاتا ہے۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کتنی بڑی تعداد اردو ترجمۂ قرآن کنزالایمان سے دور ہوتی جا رہی ہے۔

قارئین کرام! آپ کی معلومات کے لیے محمود الحسن کے ترجمۂ قرآن کا مختصر تعارف پیش [illegible]:

محمود الحسن دیوبندی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۲ء میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے اور